Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۳۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۸ ماہ اخاء ۱۳۲۴ ہش - یکم ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ | ۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۳۵

۹۵۰ - جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل گورداسپور
Gurdaspur

GURDASPUR 9 OCT 45 8 A.M.

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ کل اور آج کان اور داڑھ کے درد میں تخفیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا بندش پیشاب کا عارضہ تا حال دور نہیں ہوا۔ البتہ عام طبیعت اچھی ہے احباب حضرت مولوی صاحب کی کلی صحت و عافیت کے لئے دعا کریں۔

لجنہ اماء اللہ دار الانوار اور لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد فضل نے کچھ رقم جمع کر کے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ دینے کے لئے سیکرٹری صاحب ارا شیوخ کمیٹی کو بھجوائی۔ چنانچہ اس رقم سے دو بکرے حضور کے لئے بطور صدقہ دے گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — یکم ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

جاپان اور جاپان کے مصنوعی خدا کے متعلق

(از ایڈیٹر)

جاپان کے متعلق پوری ہونے والی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی میں ایک بہت بڑی علامت "مصنوعی خدا" کے الفاظ ہیں۔ اور ان کی اہمیت کو پیشگوئی کی صداقت کا انکار کرنے والے بھی خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک طرف تو مصنوعی خدا کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ایسی عبارت میں اپنی طرف سے داخل کر دیئے۔ جو عیسائیوں کے متعلق لکھی گئی تھی۔ تا یہ ظاہر کریں۔ کہ چونکہ مصنوعی خدا کے الفاظ یسوع مسیح کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ پیشگوئی جاپانیوں کے متعلق نہیں ہو سکتی۔ اور دوسری طرف یہ لکھا کہ

"کس قدر ظلم اور حق پوشی ہے کہ الفضل میں کی جاتی ہے۔ کہ شاہ جاپان کو جاپانیوں کا مصنوعی خدا بنایا جائے۔ اور یہ ثابت کیا جائے۔ کہ خدا نے اس کی کوئی مدد نہیں کی" (اہلحدیث ۲۱ ستمبر)

حالانکہ شاہ جاپان کو "مصنوعی خدا" بتانا ظلم نہیں۔ بلکہ عین حق ہے۔ اور اسکے "مصنوعی خدا" ہونے کا اعتراف نہ کرنا ظلم اور ہٹ دھرمی ہے کیونکہ حالات اور واقعات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جس زندہ انسان کو مصنوعی خدا کا درجہ دیا گیا تھا وہ جاپان کا شہنشاہ ہی تھا۔ اور پھر جاپان کے شہنشاہ کی بے کسی اور بے بسی جس طرح دنیا پر الم نشرح ہوئی ہے۔ وہ بھی سب کو معلوم ہے۔ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا اولین مصداق شہنشاہ جاپان ہی ثابت ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب محض ضد اور ہٹ دھرمی سے انکار کریں تو اور بات ہے۔ ورنہ ہر غیر متعصب انسان کو ماننا پڑے گا۔ کہ مصنوعی خدا ہونے اور پھر نہایت ہی بے کس اور بے بس قرار پانے کی علامات جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں ہے شہنشاہ جاپان میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے بعض اخبارات نے حقیقت حال کا اظہار ایسے الفاظ میں کیا ہے۔ کہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی شان دوبالا ہو جاتی ہے۔ مثلاً اخبار "زمزم" ۲۷ ستمبر ۴۵ء نے شہنشاہ جاپان کی مصنوعی خدائی اور پھر عبرتناک بے بسی اور بے کسی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"جاپان کو اتحادیوں نے اس قدر ذلیل کیا ہے۔ اس کے بعد شاید ذلت و رسوائی کا کوئی ایسا مرتبہ باقی نہیں رہتا۔ جس سے دنیا کی کوئی قوم دوچار ہوئی ہو۔ جاپانیوں کا خدا ہیرو ہیتو جنرل میکارتھر کے سامنے مردہ بدست زندہ بنا ہوا ہے۔ اس کی بہادر قوم اس قدر بے بس ہے۔ کہ بے بسی کو بھی اس پر رونا آتا ہے. . . . . . . آہ جاپان کا خدا جنگی مجرم کی حیثیت سے فوجی عدالت میں جواب دہی کے لئے پیش ہوگا۔ جو شخص ایک پوری قوم کا غیر مسئول خدا ہو۔ وہ آج مجرم اور خطاکار کی پوزیشن میں اس بات پر غور کر رہا ہے کہ وہ جواب دہی کرے۔ تو کیونکر کرے. . . . . . اس طریقے سے قدرت ایک بہت بڑے راز کو بھی جاپانی قوم پر ظاہر کر دینا چاہتی ہے۔ یعنی جاپان اور اس کے خدا کی ذلت سے یہ حقیقت سامنے آگئی۔ کہ انسان خدا نہیں ہو سکتا۔ اور خدا انسانی جامے کو اختیار نہیں کر سکتا۔ تین ہزار برس کی انسانی الوہیت کا بھانڈا دم کے دم میں پھوٹ گیا۔ اگر جاپانیوں کو اب بھی یقین ہو جائے۔ کہ ان کا خدا خدا نہیں ہے۔ بلکہ انہی جیسا عاجز اور بے بس انسان ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ سب کچھ کھونے کے بعد بھی انہوں نے سب کچھ حاصل کر لیا"۔

ان سطور کے ایک ایک لفظ سے جس طرح جاپان کے مصنوعی خدا کی بے بسی ظاہر ہو رہی ہے۔ اور صدیوں کی انسان پرستی کا خاتمہ ہوا ہے۔ اس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اتنے بڑے اہم واقعہ کی اطلاع آج سے بہت عرصہ قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا کو دی۔ تا مصنوعی خدا کی خدائی کے خاتمہ سے عبرت حاصل کر کے دنیا حقیقی خدا کی طرف متوجہ ہو۔

اخبار "پرتاپ" (۳۰ ستمبر) نے بھی جاپانی شہنشاہ کی بے بسی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"جنگ نے سب دیوتا ختم کر دیئے۔ جاپان کے شہنشاہ بھی ایک بڑا دیوتا تھا۔ اس کی حیثیت مذہبی پیشواؤں سے بھی بڑی سمجھی جاتی تھی۔ کہا جاتا تھا۔ کہ اس کا براہ راست پرماتما سے تعلق ہے۔ جاپانی اسے ایک خاص تقدس کی نظر سے دیکھتے تھے۔ لیکن وہی اس زمین پر ایشور کا پرتی ندھی دیوتا اب جنرل میکارتھر کے حضور حاضر ہوتا ہے اور جھک کر کورنش بجا لاتا ہے"۔

ان اقتباسات سے ثابت ہے کہ جاپان کا شہنشاہ جسے جاپانی اپنا خدا سمجھتے تھے۔ نہ صرف انکی کوئی مدد نہ کر سکا۔ بلکہ اپنے آپ کو بھی انتہا درجہ کی ذلت اور رسوائی سے محفوظ نہ رکھ سکا۔ اگرچہ جاپان کے شہنشاہ کے مصنوعی خدا ہونے میں کسی حق پرست کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ اور ہر صداقت پسند انسان یہ تسلیم کریگا۔ کہ جس مصنوعی خدا کی ناکامی اور نامرادی کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پیشگوئی میں دی۔ وہ جاپان کا شہنشاہ ہی تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے لفظی رعایت کے متعلق اتمام کر دیا۔ کہ شہنشاہ جاپان کے متعلق بعینہ وہی الفاظ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ الہام پیش فرمائے تھے۔ چنانچہ اخبار "زمزم" ۳ اکتوبر لکھتا ہے:۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

"مشہور ہے - کہ غرور کا سر نیچا - مگر اب کہنا چاہئے - کہ مصنوعی خدائی کا سر نیچا آخر کب تک دنیا اس دھوکے میں رہتی - کہ کھاتا پیتا انسان بھی خدا ہو سکتا ہے - جاپانی شہنشاہ ہیرا ہیتو اہل جاپان کے خاندانی اور نسلی خدا ہیں - انہوں نے مصنوعی خدا بننے کی حسرتیں اچھی طرح نکالیں - اور خدائی شان کو برقرار رکھنے کے لئے جاپانیوں کی خوش عقیدگی سے خوب فائدہ اٹھایا - لیکن ایسی خدائی کا جو انجام مقدر تھا - اس کا ظہور ہو کر رہا - جس کے سامنے کروڑوں جاپانیوں کے سر جھکتے تھے - اور جس کی چوکھٹ کروڑوں پیشانیوں کی سجدہ گاہ تھی - آج وہ جنرل میکارتھر کے سامنے جھکا ہوا اعلان کر رہا ہے - کہ اس کی خدائی محض فریب تھی - اس کی معبودیت خانہ ساز تھی ..... شاہ جاپان کا مرجب جنرل میکارتھر کے سامنے جھکتا ہے - تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ایک مصنوعی خدا نے شکست مان لی"

معاصر زمزم کی یہ سطور ہر حق پسند انسان کو خاص توجہ اور غور سے پڑھنی چاہئیں - ان میں شہنشاہ جاپان کے متعلق بعینہ وہی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی میں بیان فرمائے تھے - آپ نے فرمایا تھا -

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں - اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں - اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا - میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں - اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"

اب جبکہ جاپان جزیروں کے مجموعہ جزائر کا نام ہے - اور ان جزائر میں رہنے والے اپنے شہنشاہ کو خدا سمجھتے تھے - جو در اصل مصنوعی خدا تھا - جیسا کہ معاصر "زمزم" نے بھی بار بار یہی الفاظ شہنشاہ جاپان کے متعلق استعمال کئے ہیں - اور پھر وہ مصیبت آنے پر جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ کیا تھا - اور جس کی ایک بہت بڑی علامت شہروں کا گرنا اور آبادیوں کا ویران ہونا بتائی گئی تھی - جاپانیوں کا مصنوعی خدا مدد کرنے سے نہایت ہی عبرتناک طریق پر ناکام رہا - تو اس بات میں شک و شبہ کا کوئی شائبہ بھی باقی نہیں رہ جاتا - کہ یہ پیشگوئی حرف بحرف جاپان پر پوری ہو چکی ہے -

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک خط کا جواب

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کا خط مورخہ ۹/۲۰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوا - آپ نے مندرجہ ذیل سوال دریافت کئے ہیں جن کے جوابات جو حضور نے ارشاد فرمائے ان کے بالمقابل درج ہیں -

سوال اول:- شریعت میں چار بیویاں ایک ہی وقت میں مساوات کے ساتھ رکھنا جائز ہیں - مگر مابعد اس کے جو خادمہ زر خرید رکھی جاتی ہیں - آیا ان سے بلا نکاح مباشرت کرنی جائز ہے - اگر جائز ہے - تو زانیہ اور اس میں کیا تفاوت ہے -

جواب: کوئی فرق نہیں - زر خرید کرنا پہلا گناہ اس سے مباشرت کرنا دوسرا گناہ ہے قرآن کریم میں جن لونڈیوں کا ذکر ہے وہ بالکل اور ہیں - آجکل وہ ہیں ہی نہیں -

سوال دوم - اگر یہ جائز ہے تو خادمہ کی اولاد کو ورثہ جائداد کیوں نہیں ملتا - کیا وہ اولاد اپنے باپ کو باپ کہنے کی مستحق نہیں ہے - اگر اس کو شرعاً باپ مانا جاتا ہے تو پھر اس کو اس کی جائداد سے کیوں محروم کیا جاتا ہے - اصیلوں کی اولاد بھی تو اسی کے نطفے سے ہے - اور وہ بھی

جواب: اوپر جواب آچکا ہے - مگر آپ کی دلیل غلط ہے -

سوال سوم - بیشک ایک عورت اپنے خاوند کے گھر آباد ہے - اور وہ دفعۃً ایک ہی وقت میں ایک ہی مجلس میں طلاق مغلظہ مرحمت فرماتا ہے - اور یہ بھی مسلمہ طور پر معلوم ہے - کہ اس عورت کے پیٹ میں کوئی امانت خاوند کی طرف سے نہیں ہے - تو پھر تین ماہ کی عدت کیوں ہے -

جواب: تین طلاق ایک ہی وقت میں ہو نہیں سکتیں - اس لئے سوال پیدا ہی نہیں ہوتا -

سوال چہارم:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا - اس میں مصلحت کونسی تھی اگر خداوند عالم کو اپنی الوہیت ظاہر کرنا منظور تھا - تو حضرت آدم کی خلقت کافی تھی -

جواب: یہ ایک انذار تھا یہود کو کہ اب نبوت ختم کر کے مثیل موسیٰ کی قوم کی طرف جا رہی ہے عیسیٰ علیہ السلام نے آدھی نبوت یہود سے چھینی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری -

خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز قائم مقام پرائیویٹ سکرٹری

اخبار "الفضل" کے لئے ایک گریجوایٹ کی ضرورت

ایک محنتی مخلص گریجوایٹ کی جو اردو ادب و اخباری دنیا سے دلچسپی رکھتا ہو - اخبار الفضل کے لئے ضرورت ہے - ابتداء میں دفتر کے خرچ پر جرنلزم کی ٹریننگ دلائی جائیگی - گریڈ معقول حسب قابلیت دیا جاویگا - سلسلہ کی خدمت کے خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوائیں (ناظر دعوت و تبلیغ)

پوسٹر ——— ایجنڈا ——— پروگرام

مجالس ماتحت میں پوسٹر - ایجنڈا اور پروگرام دفتر مرکزیہ سے بھجوایا جا چکا ہے - بعض شہری مجالس میں پوسٹر زیادہ تعداد میں بھجوایا گیا ہے - تاکہ وہ شہر کے بعض نمایاں مقامات میں چسپاں کریں - اور اس طرح سلسلہ کی اس تنظیم کی مساعی لوگوں کے سامنے آئیں - اور تبلیغ کا باعث بنے -

شوریٰ کا ایجنڈا اس غرض کے لئے بھجوایا گیا ہے - تاکہ مجالس کے اجلاس عام میں اسے پیش کیا جا سکے اور نمائندگان شوریٰ کے موقع پر اپنی اپنی مجلس کی رائے کے مطابق نمائندگی کر سکیں -

پروگرام اس لئے بھجوایا گیا ہے - تاکہ خدام اس مفید اور دلچسپ پروگرام سے مستفید ہونے اور محظوظ ہونے کے شوق سے اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں - خاکسار ملک عطاء الرحمٰن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

اعلان تبلیغ خاص

میں عرصہ سے تبلیغ کے لئے احباب سے ۸۰٪ روپیہ چندہ بھیجنے کی تحریک کر رہا ہوں (جس میں سے ابتک صرف ۱۹۶/۸/- روپے جمع ہوئے ہیں) اب جو تبلیغ خاص کے لئے حضرت امیر المومنین مصلح موعود علیہ السلام نے دائرہ تبلیغ منظور فرمایا ہے - وہ بہت اہم ہے - اس تبلیغ کا مقصد ہندوستان کو سلسلہ عالیہ میں منسلک کرنا ہے - ظاہر ہے - ایسا اہم کام بغیر انتہائی کوشش اور قربانی سے حاصل نہیں ہو سکتا - میرا تخمینہ ۸۰٪ کا غلط ثابت ہوا ہے - اب جو اندازہ لگایا گیا ہے - وہ ایک سال کے لئے پندرہ سو روپیہ (۱۵۰۰) درکار ہوگا - تب ہم صرف ایک دائرہ میں کام کر سکینگے - اور اگر ہماری کوشش اور ہمارے مخلص ۴ احباب کی توجہ سے اس حلقہ میں پانچ چھ آدمی بھی داخل سلسلہ ہوئے - تو یہ خفیف رقم ہزاروں روپیہ سلسلہ کیلئے پیدا کر دیگی - اور جو مومن بنینگے ان کا اجر تو سلسلہ کو اللہ تعالیٰ ہی دیگا ہے حضرت مصلح موعود علیہ السلام کا خطبہ جمعہ مطبوعہ "الفضل" مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۴۵ء احباب پڑھیں اور اپنے مقام کو محسوس فرمائیں - ذوالفقار علی خان ناظم تبلیغ -

حج بیت اللہ کے متعلق نہایت قیمتی نصیحت

بابو محمد فاضل صاحب میونسپل انجنیئر فیروز پور روانگی حج سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور حاضر ہوئے - تو حضور سے درخواست کی گئی - کہ براہ ذرہ نوازی کوئی نصیحت تحریر فرمائیں - اس پر حضور نے حسب ذیل نصیحت تحریر فرمائی -

"حج خود نصیحت ہے - اس سے ہی نصیحت حاصل کرنی چاہئے - جو خدا تعالیٰ کے لئے گھر بار چھوڑ کر جاتا ہے - وہ اگر اپنے بُت کو ساتھ لے جاتا ہے - تو افسوسناک امر ہے - اور پھر اُس بُت شکن کے معبد سے اُسے زندہ واپس لے آتا ہے - تو اور بھی افسوسناک ہے -

مرزا محمود احمد"

بغرض افادہ عام اسکو شائع کیا جاتا ہے - خاکسار محمد عبد الصمد (بٹالوی) از قادیان

درخواست دعا

میرے والد شیخ محمد عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ بارہ تیرہ دن سے شدید درد گردہ بخار اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں - ان کی کامل شفایابی کے لئے ... بزرگان سلسلہ سے دعا کی التجا ہے - خاکسار ڈاکٹر محمد یعقوب خان ایم - آر - سی - پی - امرتسر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

121

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی محمد علی صاحب خدا تعالیٰ کا خوف کریں!

جناب مولوی صاحب کے پہلے اعتراض کا جواب میری طرف سے ۲۲ ستمبر کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ اب میں امر دوم کو لیتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

"اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود پر ایک خطرناک جھوٹ بولا ہے۔ کہ آپ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ دربارۂ نبوت تبدیل کر لیا تھا۔ اور اپنی پہلی کتابوں کو جن میں آپ نے فرمایا۔ کہ لفظ نبی سے مراد محض خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے والا ہے جسے اصطلاح شریعت میں محدث کہا جاتا ہے منسوخ قرار دیا۔ ہم تیس سال سے کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ جھوٹ ہے۔ اس پر بحث کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہم میں سے ستر آدمی حلف اٹھا چکے ہیں۔ کہ یہ میاں صاحب کا جھوٹ ہے افترا ہے اور میاں صاحب سے اور ان کے مریدوں سے جنہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت کی بالمقابل حلف کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر نہ میاں صاحب بحث کے لئے میدان میں نکلتے ہیں۔ نہ حلف اٹھانے کی جرأت ہے"

افسوس ہے کہ سطور بالا میں جناب مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر ایک بہت بڑا افترا کیا ہے۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کے متعلق ۱۹۰۱ء سے ایک نیا عقیدہ بنا لیا تھا اور کہ اس سے پہلے کی تالیف شدہ کتب کو منسوخ قرار دے دیا تھا۔ میں جناب مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کسی تحریر یا تقریر سے اپنا الزام ثابت کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ ہرگز ایسا نہ کر سکیں گے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے وعید فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ سے بچنے کی کوشش کریں۔

صحیح بات صرف یہ ہے اور یہی حضور نے بارہا فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء میں تعریف نبوت میں تبدیلی فرمائی۔ اور اس کا بیّن ثبوت رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" اور بعد کی تصنیفات۔ ملفوظات۔ مکتوبات اور تقاریر ہیں۔ جو بانگ دہل پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔ ایک زمانہ میں حضرت اقدس علیہ السلام غیر احمدی علماء کی مسلمہ تعریف نبوت۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے جو شریعت جدیدہ لانے کے ماتحت اپنی نبوت کی نفی کرتے رہے۔ اس بعد میں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارش کی طرح وحی ہوئی۔ کہ نبی کی حقیقی تعریف یہ ہے۔ کہ وہ کثرت سے اظہار غیب کرے۔ تو حضور نے ہر موقعہ اور محل پر اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حضور کے دعوے اور پوزیشن میں کچھ فرق پیدا ہوا۔ دعوےٰ تو ابتدا سے آخر تک یکساں چلا آیا۔ چنانچہ آپ کے الہامات میں الفاظ نبی اور رسول براہین کے زمانہ سے وفات تک ایک ہی رنگ میں استعمال ہوتے رہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس چیز کو ۱۹۰۱ء میں نبوت قرار دیا۔ اس کا اپنے اندر موجود ہونا حضور نے براہین کے زمانہ سے ہی تسلیم فرمایا۔

میں اپنے بیان کو واضح کرنے کے لئے کتاب نشان آسمانی سے جو ۱۸۹۲ء کی تصنیف ہے ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ صفحہ ۲۹ پر حضور فرماتے ہیں۔

"نہ مجھے دعوئے نبوت وخروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائک اور نہ لیلۃ القدر سے انکاری ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں۔ اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں۔ کہ ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا نیا ہو یا پرانا ہو۔ قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ ہاں محدث آئینگے۔ جو اللہ جلشانہ سے ہمکلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کی بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے میں ایک ہوں۔"

اس کے بعد صفحہ ۳۰ پر اعتراض کرنے والوں کو جواباً تحریر فرماتے ہیں۔

"ان تمام واہیات باتوں کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان سب باتوں پر قادر ہے اور اس کے علاوہ بے شمار اور نشانوں پر بھی قادر ہے۔ مگر اپنی مصلحت اور مرضی کے موافق کام کرتا ہے۔ پہلے کفار نے یہی سوال کیا تھا۔ فلیاتنا بآیۃ کما ارسل الاولون یعنی اگر یہ سچا نبی ہے۔ تو موسےٰ وغیرہ انبیاء بنی اسرائیل کے نشانوں کی مانند نشان دکھاوے۔"

پھر صفحہ ۳۲ پر فرمایا:۔

"اسی وجہ سے قرآن کریم اور توریت میں سچے نبی کی شناخت کے لئے یہ علامتیں قرار نہیں دیں۔ کہ وہ آگ سے بازی کرے۔ یا لکڑی سے سانپ بنا دے۔ یا اسی قسم کے اور کرتب دکھلا دے۔ بلکہ یہ علامت قرار دی۔ کہ اس کی پیشگوئیاں وقوع میں آجائیں۔ . . . . اور یہ کہنا کہ نجومی اور رمال اس میں شریک ہیں۔ یہ سراسر خیانت اور مخالفت تعلیم قرآن ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ ولا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ نے امور غیبیہ کو اپنے مرسلین کی ایک علامت خاصہ قرار دی ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ بھی فرمایا ہے وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔"

ان حوالہ جات سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی نبوت سے اس کا انکار کیا ہے۔ جو حضور کو امت محمدیہ سے خارج کر دے۔ اور قرآن کریم کو منسوخ قرار دے۔ اور اسی کو حضور نے خاتم الانبیاء کے منافی سمجھا ہے۔ لیکن چونکہ حضور کو اپنے اندر نبوت تامہ کی جھلک دکھلائی دیتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت کی کوئی دوسری تعریف سمجھائی بھی نہیں گئی تھی۔ لہذا علماء سابق کی مانند اسی ظلی نبوت کو محدثیت قرار دیا۔

(۲) اس کا مزید ثبوت یہ ہے کہ باوجود محدثیت کا لفظ استعمال کرنے کے منکرین کے سامنے اپنی سچائی کا ثبوت منہاج نبوت کے طریق پر پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ آیت فلیاتنا بآیۃ کما ارسل الاولون پیش کی ہے۔ اور حضرت موسےٰ اور انبیاء کی مثالیں دی ہیں۔ نہ کہ محدثین امت محمدیہ کی۔

(۳) اپنے آپ کو ولا یظھر علی غیبہ احداً کا مصداق قرار دے کر امور غیبیہ کو مرسلین کی ایک علامت خاصہ قرار دی ہے۔ اور اسی طرح آیت ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم کے مطابق اپنے آپ کو پرکھنے کا ذکر کیا ہے۔

اب ہر صاحب بصیرت اور حضور کی کتب کا مطالعہ کرنے والا سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایک معمولی سے لفظی تغیر کے ساتھ یہ وہی پوزیشن ہے۔ جو حضور نے اپنی وفات تک قائم رکھی۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی اور خط مندرجہ اخبار عام) اور وہ تغیر صرف یہ ہے۔ کہ جہاں پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جدید نبی کے لئے شریعت سابقہ میں تغیر و تبدل کو ضروری قرار دے کر اپنے لئے محدث کا لفظ استعمال فرمایا۔ وہاں ایک غلطی کا ازالہ میں جدید نبی کے لئے شریعت جدیدہ لانا ضروری قرار نہیں دیا۔ بلکہ صرف کثرت اظہار غیب کو نبوت قرار دیا۔ اور محدث کے لفظ کو یک قلم ترک فرما دیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"اگر بروزی معنوں کی رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا۔ تو پھر اس کے کیا معنے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کی رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اسکو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معانی اظہار امر غیب ہے۔"

پھر فرماتے ہیں "میرا قول کہ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" اسکے معانی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔" اور آخر میں فیصلہ کن طریق پر فرمایا۔ جو حضور کی شان حَکم عدل پر دلالت کرتا ہے۔ کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔"

میں حیران ہوتا ہوں کہ اس کھلم کھلا تبدیلی تعریف نبوت کی موجودگی میں جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر کس طرح جھوٹ کا الزام لگا رہے ہیں۔ کیا اس سے ان کی اپنی پردہ دری نہیں ہوتی۔ باوجودیکہ حضور اقدس ۱۹۰۱ میں اس امر کا انکار فرمار ہے ہیں۔ کہ نہ میں صرف محدث اور نہ میری نبوت کو محدثیت کے نام سے پکارا جاسکتا ہے۔ پھر بھی مولوی صاحب بار بار اس پر اصرار کرتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام لگانے والے آپ ہیں نہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ خدارا کچھ تو خوف خدا سے کام لیں۔

اب رہا عقائد پر بحث کا سوال۔ اس کے متعلق بھی جناب مولوی صاحب نے عجیب ہی فرمایا۔ کہ اُن سے کوئی بحث نہیں کرتا۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کئی غلام تو الگ رہے۔ خود حضور بھی نہ صرف بحث بلکہ مباہلہ تک کا اعلان فرماچکے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہ نہایت ہی مذموم شرائط کے پردہ میں اس پیالہ کو اس وقت تک ٹالتے چلے آتے ہیں۔ اور اس پر یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے بالمقابل میدان میں کوئی آتا ہی نہیں۔ جب آپ کے دلائل کو میرے جیسا نہایت ہی کم علم اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نالائق ترین غلام قرآن شریف اور احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی روشنی میں بیخ و بُن سے اکھاڑ سکتا ہے۔ تو خود حضور کو (جن کی علمیت اور روحانیت کے آپ حضور کی ۱۹ سالہ عمر میں قائل ہوچکے تھے) آپ سے گفتگو کرنے میں کونسی روکاوٹ ہوسکتی ہے۔

تیسری بات کہ اُن مریدوں سے جنہوں نے ۱۹۰۱ سے پہلے بیعت کی بالمقابل حلف کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور انہیں اس کی جرأت نہیں ہوئی۔

میں اس کا جواب کیا دوں۔ اللہ تعالیٰ پہلے ہی غلط بیانی کرنے والوں کو جواب دے چکا ہے۔ ایک مفسر قرآن اور دنیا کی راہنمائی کا دعوےٰ کرنے والے کو کچھ تو خوف خدا سے کام لینا چاہیئے۔ کیا رسالہ فرقان کی جلدیں بابت ۱۹۴۲ء میں بیشمار حلفیہ بیان شائع نہیں ہوچکے اگر ہوچکے ہیں۔ اور یقیناً ہوچکے ہیں۔ تو جو الزام آپ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر لگاتے ہیں۔ وہ صحیح معنوں میں آپ پر عائد ہوتا ہے۔

آخر میں مَیں جناب مولوی صاحب سے صرف دو باتیں دریافت کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متعلق لفظ نبی اور رسول بارہا استعمال فرمایا۔ اور متعدد مواقع اور متعدد طریق پر استعمال فرمایا۔ تو خلافت ثانیہ سے اختلاف کے وقت سے آپ نے حضور کے متعلق اس کا استعمال کیوں یک قلم ترک کردیا۔ اگر آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سے مراد محدث تھی (گو ایک غلطی کا ازالہ" کے الفاظ میں نے نقل کئے ہیں۔ وہ آپ کے اس عقیدہ کے بطلان کے لئے کافی ہیں) اور اس کے باوجود حضور اپنے آپ کو نبی لکھتے اور کہتے رہے۔ تو آپ بھی دل میں یہی سمجھیں کہ حضور نبی بمعنے محدث ہیں۔ لیکن حضور کی اتباع میں کم از کم حضور کے متعلق لفظ نبی استعمال تو کیا کریں۔ لیکن چونکہ آپ ایسا نہیں کرتے اور نہ کرینگے۔ لہذا معلوم ہوا کہ آپ کے دل میں چور ہے۔ اور آپ نے اپنا عقیدہ تبدیل کرلیا ہے۔

دوسری بات یہ کہ اگر حضرت اقدس علیہ السلام کے اہل بیت جنکے متعلق حضور فرماچکے ہیں ؎

ع "یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے"

تمام کے تمام نعوذ باللہ گمراہ ہوچکے ہیں۔ تو بتلایئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا کیا ثبوت باقی رہا۔ اگر مسیح موعود اور مہدی مسعود جو ازل سے ہدایت یافتہ اور دنیا سے دجالیت کو بیخ و بُن سے اکھاڑنے والا قرار دیا جاچکا ہے۔ اپنے اہل بیت کے متعلق بے شمار دعائیں کرنے اور متعدد الہامات بیان کرنے میں (نعوذ باللہ) دھوکا خوردہ تھا۔ تو بتلاؤ اس کی سچائی کے متعلق دنیا کو کس طرح یقین دلا سکتے ہو۔ پس خدا کا خوف کرو۔ اور اس سے صلح کرلو کہ ۴

۴ دنیا چندروزہ ہے۔ خاکسار حبیب الرحمٰن بی۔اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ کبیروالہ

احادیث ظہور امام مہدی اور مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی

تحریک "جماعت اسلامی" پر ایک نظر

(۲)

روحانی جماعت کی بعثت ثانیہ کس طرح ہوتی ہے

جناب مودودی صاحب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے انحطاط اور ان کی روحانی وجسمانی قوت کے زوال کا علاج بعثت روحانی قرار دیا ہے۔ چنانچہ مہدی معہود و مسیح موعود کی پیشگوئی اسی کا ثبوت ہے۔ اس کے برعکس یہ خیال کہ اس مرض کا علاج کسی انجمن یا سوسائٹی کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ کسی طرح صحیح نہیں۔ کسی روحانی نظام اور وحی و تنزیل پر قائم شدہ سلسلہ کا اسکے زوال کے بعد عروج آجتک کسی ایسی تحریک سے نہیں ہوا۔ جس کی بنیاد روحانی بعثت پر نہ ہو۔ دنیا کے مذاہب کی تاریخ سے کوئی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ کہ خدا تعالیٰ نے کوئی جماعت روحانی نظام اور وحی و تنزیل پر قائم کی ہو اور پھر اس میں ضعف و اختلال پیدا ہوجانے پر کبھی اصلاح انسانوں کی خود ساختہ انجمنوں یا سوسائیٹیوں کے ذریعہ ہوئی ہو۔ وحی و تنزیل پر قائم سلسلوں میں خرابی واقع ہوجانے پر ان کی نشأۃ ثانیہ روحانی بعثت کے ذریعہ ہی ہوتی آئی ہے۔ اور دنیا کی ساری مذہبی تاریخ اس پر شاہد ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کی پیشگوئی کرکے اسی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل میں خرابیاں پیدا ہوجانے پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے روحانی بعثت فرمائی یعنی حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ اسی طرح میری امت میں خرابیاں پیدا ہوجانے کے بعد بھی ایک مثیل مسیح پیدا ہوگا۔ جو اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور لَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِیْسٰی کا مصداق ہوگا۔ یعنی ایک تو یہ کہ وہ امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ اور دوسرے یہ کہ وہ مہدی بھی ہوگا۔

مثیل مسیح کی آمد اور قرآن کریم

مثیل مسیح کی اس پیشگوئی کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثیل موسیٰؑ قرار دیئے گئے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا۔

اب جائے غور ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت بگڑی ہے۔ تو کیا اس کی اصلاح کسی انجمن یا سوسائٹی کے ذریعہ ہوئی تھی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے ایک روحانی بعثت یعنی حضرت مسیح ابن مریم کے ذریعہ اس کی اصلاح فرمائی تھی۔ پھر اب کس طرح تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ کہ امت محمدیہ کے بگڑنے پر کسی روحانی بعثت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کی اصلاح کسی انجمن یا سوسائٹی کے ذریعہ ہوسکتی ہے۔

پھر سورۃ نور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین میں سے اسی رنگ میں خلفاء کی بعثت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جس رنگ میں سلسلہ موسویہ میں خلفاء آتے تھے۔ پس ضروری تھا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں ان کے خلیفہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام آئے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں مسیح موعود آتے۔ یہی وہ روحانی مماثلت ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت میں ہے۔ جس کی طرف قرآن مجید کے متعدد مقامات میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ مولنٰا مودودی صاحب اور ان کے رفقاء مجلسوں اور سوسائیٹیوں کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح تلاش فرما رہے ہیں۔ حالانکہ یہ طریق نہ سنن الٰہیہ کے موافق ہے۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ یورپ کے مختلف ممالک میں سیاسی انجمنوں اور سوسائیٹیوں نے بڑے بڑے انقلابات پیدا کئے ہیں لیکن جناب مولنٰا مودودی صاحب اور ان کے رفقاء سے ہماری مؤدبانہ گذارش ہے۔

کہ جن سلسلوں کی بنیاد وحی و تنزیل پر ہوتی ہے۔ ان کی نشأۃ ثانیہ کے لئے یہ ذرائع کبھی اور کسی زمانے میں کارگر نہیں ہوئے۔ یہ ذرائع الٰہی تحریکات کے مزاج سے بالکل مختلف ہیں۔ پس اگر وہ اپنی اور مسلمانوں کی حقیقی روحانی اصلاح کے آرزومند ہیں۔ تو انہیں اس روحانی بعثت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جس کو خود اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے وعدہ کے مطابق قائم کیا ہے۔

انبیاء کا پیدا کردہ تقویٰ

یہ مضمون یہاں تک لکھا جا چکا تھا۔ کہ "ترجمان القرآن" کا تازہ پرچہ (بابت ماہ جولائی و اگست) موصول ہُوا۔ اس میں زیر عنوان "اشارات" تقویٰ کی تعریف کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"ہم نے جہانتک حضرات انبیاءؑ کے طریقہ تعلیم تقویٰ کو قرآن مجید سے سمجھا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ حضرات اپنے زمانہ کے فسق و فجور سے بھری ہوئی دنیا پر جب نظر ڈالتے ہیں۔ اور انسان کی خدا سے بغاوت و سرکشی اور شہوات نفس کی پیروی میں آزادی و بے قیدی کے اسباب پر غور کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ان پر یہ حقیقت واضح فرماتا ہے۔ کہ انسان کی ان تمام سرکشیوں اور تعدیوں کی تہ میں تین چیزیں کام کر رہی ہیں۔ پہلی یہ کہ لوگوں میں خدا اور اس کی صفات کا تصوّر بالکل غلط ہو کے رہ گیا ہے۔ دوسری یہ کہ لوگوں میں اس زندگی کے بعد کی زندگی کا یا تو سرے سے تصوّر ہی نہیں ہے۔ اور اگر ہے تو اس تصور میں ایسی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ کہ اس کی گرفت انسان کی عملی زندگی پر بالکل باقی نہیں رہی ہے۔ تیسری یہ کہ لوگوں میں سرے سے حدود و محارم کا علم ہی مٹ گیا ہے۔ لوگ جانتے ہی نہیں۔ کہ ان کے نفس کی خواہشوں اور دل کی چاہتوں پر کوئی روک بھی ہے۔ پس حضرات انبیاء کرام اپنی ساری قوت ان تینوں چیزوں کی اصلاح پر صرف کرتے ہیں۔ اور جس رفتار سے وہ خدا اور اسکی صفات۔ آخرت اور اس کے نتائج احکام الٰہی اور اس کے مصالح لوگوں پر واضح کرتے جاتے ہیں۔ اسی رفتار سے لوگوں میں تقویٰ پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ جب انبیاء کرام اپنے کام سے فارغ ہو کر دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ تو اپنے پیچھے متقیوں کا ایک ایسا گروہ چھوڑ جاتے ہیں جو مدتوں تک اس تقویٰ کی حرارت کو لوگوں میں باقی رکھتا ہے۔"

لوگوں کی موجودہ حالت

اس کے بعد صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے:۔

"ہمارے سامنے بھی ایک دنیا ہے۔ جو فسق و فجور سے بھری ہوئی ہے۔ جس کے افکار و نظریات یکسر باطل اور اعمال و افعال یکسر نفس پرستانہ ہیں۔ خدا پر ایمان یا تو سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ یا موجود ہے۔ تو اس میں صدہا رخنے ہیں۔ آخرت کو لوگ یا تو سرے سے مان ہی نہیں رہے ہیں۔ یا مان رہے ہیں تو اس طرح کہ اس کا ماننا نہ ماننا دونوں برابر ہے۔ اللہ۔ رسول اور آخرت کا اقرار نہیں بلکہ انکار دین بن چکا ہے۔ اور یہ دینِ انکار و الحاد اپنی پشت پر نہایت زبردست فلسفے رکھتا ہے۔ اس کی ترویج و اشاعت کے لئے بڑے بڑے کالج اور بڑی بڑی یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ نہایت وسیع الاثر پریس ہے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر نہایت ہی طاقتور سیاسی اقتدار ہے۔ جو تمام امر و نہی کا مالک تمام ذرائع و وسائل پر متصرف تمام نفع و ضرر کا خداوند ہے۔ اس دنیا کے اندر کچھ تھوڑے سے مسلمان بھی جی رہے ہیں۔ جو اس میں شبہ نہیں کہ اللہ کا نام بھی لیتے ہیں۔ رسول کا دم بھی بھرتے ہیں۔ اور آخرت کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس اعتبار سے دونوں برابر ہیں۔ کہ عملی زندگی سے خدا اور رسول کو دونوں نے الگ کر رکھا ہے ...... "

تقویٰ پیدا کرنے کا خود ساختہ طریق

اس کے بعد بالتفصیل بتایا ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے اس زمانہ میں کس طرح اسلام کے تمام بنیادی اصول و حقائق سے دور ہو چکے ہیں۔ اور پھر آخر میں تقویٰ کی تعلیم کے دو طریقوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو آج کل مسلمانوں کی خانقاہوں میں رائج ہے۔ اور گوناگوں نقائص سے مملو۔ دوسرا وہ جو مولانا مودودی صاحب اور ان کے رفقاء نے اختیار کر رکھا ہے۔ اور اس دوسرے طریقہ کے متعلق لکھا ہے:۔

"اس کام کے لئے ہم نے عقل و استدلال کی راہ اختیار کی ہے۔ اور اس ترتیب کے ساتھ جس پر اللہ کا دین اترا ہے۔ دین کی حجت لوگوں پر قائم کر رہے ہیں۔ جن لوگوں پر توحید۔ معاد اور رسالت کے صحیح مقتضیات واضح ہوتے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ہم ایک نظام میں منسلک ہونے کی دعوت دے رہے ہیں۔ تاکہ یہ سب مل کر ایک اجتماعی تقویٰ کی طرف مارچ کریں۔ جو اصلی تقویٰ ہے ...... ہماری جدوجہد یہ ہے۔ کہ وقت کی عقلیت پر اسلام کے عقائد و اعمال کی برتری ہر پہلو سے اس طرح چھا جائے۔ کہ لوگ اسلام کو وقت کی ساری بیماریوں کا علاج سمجھ کر اس کی طرف بڑھنے لگیں۔ اور تمام انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی اللہ تعالےٰ کے قائم کئے ہوئے حدود کے اندر بسر ہونے لگے۔ ہر شخص اللہ کو حاکم بادشاہ مانے۔ ہر شخص اس کے رسول کے طریقہ کو نجات کا طریقہ سمجھے۔ ہر شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے آگے جوابدہ یقین کرے۔ ہمارے نزدیک تقویٰ پیدا کرنے کا صحیح طریق یہی ہے۔ یہی طریق ہم نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں سے سمجھا ہے۔ اور اپنی طاقت کے مطابق اسی پر چل رہے ہیں۔"

یہ ساری بحث پڑھنے کے بعد ایک منصف طبع طالب حق اگر صرف انہی امور کو مدنظر رکھے جو اس مضمون میں بیان کئے گئے ہیں۔ تو وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ مولوی مودودی صاحب اور ان کے رفقاء نے موجودہ زمانہ کی اصل بیماری کی تو ایک حد تک تشخیص کر لی ہے۔ لیکن اس کے لئے جو علاج تجویز فرمایا ہے۔ اس میں انہوں نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ اس مضمون میں یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ تقویٰ کی بنیاد حقیقی معرفت الٰہی پر ہے۔ اور گذشتہ زمانوں میں جب یہ متاع عزیز دنیا سے مفقود ہو جاتی تھی۔ تو اس کی دوبارہ تخمریزی انبیاء کے ذریعہ ہُوا کرتی تھی۔ اور یہ بالکل درست ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ اور اسکی صفات پر ایمان تقویٰ کے لئے ایک اساسی چیز ہے۔ ایمان باقی نہیں رہتا۔ تو اس ایمان کو دوبارہ قائم کرنا صرف انبیاء علیہم السلام کا ہی کام ہے۔ یہ بھی سچ ہے۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اپنے بعد اپنے پیروؤں کا جو ایک گروہ چھوڑ جاتے ہیں وہ مدتوں تقویٰ کی حرارت لوگوں میں باقی رکھتا ہے۔ لیکن ان مدتوں کے بعد جب ایمان باللہ جو ایک بنیادی چیز ہے۔ باقی نہیں رہتا۔ اور تقویٰ کی حرارت سرد پڑ جاتی ہے۔ تو اسے دوبارہ نبی کے سوا کوئی قائم نہیں کر سکتا۔ تاریخ کا ورق ورق دیکھ جایئے۔ ایک نظیر بھی ایسی نہیں ملے گی۔ کہ ایمان باللہ کے باقی نہ رہنے پر کسی گروہ یا جماعت نے اسے دوبارہ قائم کیا ہو۔ یہ نبی اور صرف نبی کا ہی کام ہوتا ہے۔ زندہ خدا پر زندہ ایمان ایک نبی کے ہی ذریعہ پیدا ہوتا رہا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے آج تک ایک بار بھی اس کے خلاف وقوع میں نہیں آیا۔ لیکن حیرت و تعجب ہے۔ کہ آج تک جو کام صرف انبیاء علیہم السلام سے مخصوص رہا ہے۔ اور مخصوص مانا گیا ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اب ایک سوسائٹی اسے انجام دے گی۔

دنیا کی ہدایت و اصلاح کا صحیح طریق

ہم جناب مودودی صاحب کی تحریک "جماعت اسلامی" پر جتنا غور کرتے ہیں۔ اس کی بنیاد بالکل غیر مستحکم اور مالھا من قرار کی مصداق نظر آتی ہے۔ ان کے سامنے پروگرام تو اس کام کا ہے۔ جو ابتداء سے انبیاء علیہم السلام سے مخصوص چلا آیا ہے۔ مگر آج وہ اس کے لئے صرف ایک سوسائٹی کا قیام کافی سمجھتے ہیں۔ کیا ایک گم گشتہ راہ دنیا کی ہدایت و اصلاح محض عقل و استدلال سے ہو سکتی ہے؟ انبیاء علیہم السلام جہاں خدا تعالیٰ کی ذات و صفات اور رسالت و معاد پر عقلی دلائل پیش کرتے ہیں۔ وہاں وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے زندہ نشان بھی دکھاتے ہیں۔ وہ آج خدا سے خبر پا کر بظاہر ایک انہونی بات کہتے ہیں۔ جو کل پوری ہو جاتی ہے اور یہی وہ چیز ہے۔ جو "عقل و استدلال" کے ساتھ مل کر منکرین خدا کے تمام اوہام وساوس اور شکوک و شبہات کو پاش پاش کر دیتی اور مومنین کے قلوب کو جلا اور زندگی بخشتی ہے۔ اس طرح جو ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اسے مصائب و مشکلات کے پہاڑ بھی متزلزل نہیں کر سکتے۔ اور جب کبھی یہ ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو وہی تقویٰ کی حقیقی راہوں پر گامزن ہوتا ہے۔ اور یہی وہ گروہ ہے۔ جو دنیا میں انقلاب عظیم پیدا کرنے اور غلط نظامہائے فکر کے خواہ وہ اپنے ساتھ کیسے ہی دلفریب دلائل اور کتنے ہی ظاہری ساز و سامان اور کیسی ہی چمک دمک رکھتے ہوں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"پنجہ آزمائی" کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں جس قدر فلسفے اور افکار پیش کئے جاتے ہیں ان کی بنیاد محض اس عقلیت پر ہوتی ہے جو روحانی روشنی سے محروم ہوتی ہے لیکن ان کے پاس ان سچے عقلی دلائل و براہین کے علاوہ جن کا سرچشمہ خود خالق فطرت کی ذات ہوتا ہے ایک اور چیز بھی ہوتی ہے۔ اور وہ ہے خدا کی ذات پر زندہ ایمان۔ چونکہ وہ انبیاء علیہم السلام کے زندہ نشانات و معجزات کو دیکھ کر ایک زندہ روحانی حقیقت سے روشناس ہو چکے ہیں۔ جس کا انہوں نے اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کر لیا ہوتا ہے اسلئے ظاہری فلسفہ کی کیا مجال کہ ان کے سامنے ٹھہر سکے ان کی نظر میں دنیا کے اندھے فلسفیوں کی باتیں اندھیرے میں ٹامک ٹوئیوں سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں۔ اور وہ حق و صداقت کی روشنی میں تمام باطل فلسفوں کی دھجیاں اڑا دیتے ہیں۔

پس کوئی عقلمند ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ حقیقی تقویٰ جس کی بنیاد ایمان باللہ پر ہے۔ اور جس کی دنیا کو آج اسی طرح ضرورت ہے جس طرح پہلے زمانوں میں ہوتی رہی ہے۔ وہ چند عقلی دلائل بیان کر دینے اور ایک انجمن قائم کر لینے سے پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ کام تو صرف انبیاء علیہم السلام ہی کرتے چلے آئے ہیں۔ اور آج بھی ہو سکتا ہے۔ تو ایک نبی کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے سوا باقی سب ذرائع ہیچ اور بے اصل ہیں۔

نتیجہ پر غور فرمائیں

مولانا مودودی صاحب اور ان کے رفقاء غور فرمائیں کہ ان کی سالہا سال کی تعلیم اور کوششوں کا نتیجہ کیا نکلا ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو ان کے طریقہ تعلیم و تلقین کے نتیجہ میں تقویٰ کے حقیقی مقام تک پہنچ سکے ہیں۔ خود ان کے بیان کے مطابق ایسے لوگوں کی تعداد پہلے تو ساڑھے سات سو تھی۔ مگر اب ساڑھے چار سو رہ گئی ہے (ترجمان القرآن [illegible] صفحہ ۱۱۳) کیا ایسی تحریکیں کوئی عالمگیر حیثیت اختیار کر سکتی ہیں؟ استغفر اللہ۔ حالانکہ اس وقت دنیا کو ضرورت ایک عالمگیر حیثیت رکھنے والی روحانی اصلاحی تحریک کی ہے۔ جو ایک نبی کے ذریعہ ہی ظہور میں آ سکتی ہے۔

غلط روی کا نتیجہ

مولانا مودودی صاحب نے "ترجمان القرآن" کے حالیہ پرچہ میں زیر عنوان "علمبرداران حق کا قافلہ کس منزل میں" اپنے چند رفقاء کے خطوط کا ایک خلاصہ بھی شائع کیا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے مولانا موصوف کے سامنے اپنی مشکلات پیش کر کے ان کے حل کا مطالبہ کیا ہے۔ کوئی لکھتا ہے کہ میرے ماں باپ "جماعت اسلامی" میں میری شرکت پر مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ بتایئے میں کیا کروں؟ اور کوئی لکھتا ہے کہ میرے دوست احباب مجھ سے ناراض ہو کر مجھ سے قطع تعلق اور بائیکاٹ کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ فرمایئے ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیئے؟

مولانا مودودی صاحب نے اپنی اور اپنے رفقاء کی مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب رضوان اللہ علیہم کی مکی زندگی سے دی ہے انہیں اختیار ہے کہ وہ اپنے متعلق جو چاہیں خیال کریں مگر ہم ان سے اور ان کے رفقاء سے عرض کریں گے کہ ان کا ان معمولی باتوں کو مشکلات قرار دینا ہی فی الحقیقت اس غلط روی کا نتیجہ ہے جو تقویٰ اور معرفت الٰہی کا مقام حاصل کرنے میں انہوں نے اختیار کی ہے۔ تقویٰ اور معرفت الٰہی [illegible] جیسا انہیں بیان کر دینے سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ اس کے لئے وجود الٰہی کا ثبوت درکار ہوتا ہے۔ جو خدا کے کلام و الہام ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بھلا ایک اندھا دوسرے اندھے کی کیا راہبری کر سکتا ہے ایک ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کے کلام اور الہام سے محروم ہے۔ وہ تقویٰ اور معرفت الٰہی کے میدان میں اندھے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ پس وہ کیسے یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان پیدا کر کے تقویٰ کی تعلیم دے سکتا ہوں۔ اور یہ خیال کہ "عقل و استدلال" سے ایمان باللہ اور تقویٰ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایمان باللہ اور تقویٰ کی حقیقت سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ بے شک دلائل سے انسان کو ایک حد تک قائل کیا جا سکتا ہے مگر اس کے اطمینان قلب کے لئے ایک اور چیز کی ضرورت ہے۔ اور وہ چیز انبیاء علیہم السلام یا ان کے روحانی جانشینوں کے سوا کسی دوسرے شخص سے خواہ وہ کوئی ادیب ہو یا خطیب ہرگز نہیں مل سکتی۔ جس وقت یہ اطمینان قلب انسان کو حاصل ہو جاتا ہے۔ تو پھر ماں باپ بھائی بہن بیوی خاوند اور دوست و احباب کے تعلقات کی شکستگی کا کوئی اندیشہ ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ ایسے انسان شکوک و شبہات سے بالاتر ہو کر الٰہی تحریک کی پیروی کرنے اور اس کے مقابلہ میں دیگر تمام دنیاوی تعلقات کو ہیچ اور غلط نظامہائے فکر کو بے حقیقت سمجھنے لگتے ہیں۔ نہ وہ رشتہ داروں کے دباؤ میں آ کر اس مقصد کی پیروی سے رک سکتے ہیں۔ اور نہ باطل نظریوں سے مرعوب ہوتے ہیں۔ ان کی نگاہ حقیقت بین اور ان کی پرواز حقیقت رس ہوتی ہے۔ دنیا کا کوئی فلسفہ اور علاقہ ان کے دل پر ایک لمحہ کے لئے بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا

پس آج پھر اسلام کی حقیقت پیدا کرنے کے لئے کسی مرد کامل کی اتباع کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ جتنے ذرائع اختیار کئے جائیں گے وہ کبھی کامیابی کا منہ نہیں دکھا سکتے ؎

آؤ لوگو! کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

خاکسار:۔ علی محمد اجمیری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۶۷۸ منکہ ابو موسیٰ محمد فضل کریم ولد قاری عبد الصمد صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن موضع جمبورہ ڈاکخانہ کھوائی ضلع ٹپرہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے موروثی جائیداد جو والد کی طرف سے ملی ہے جو موضع چہار [illegible] ڈاکخانہ مسوہ میں ہے۔ زرعی زمین ایک کانی چار گنڈے ہے۔ قیمتی ۱۴۰/- روپے زرعی زمین ایک کانی خود پیدا کردہ واقع موضع جمبورہ میں ہے۔ قیمتی ۱۰۰/- روپے۔ ایک مکان خام رہائشی واقع جمبورہ میں قیمتی ۳۰/- روپے۔ اس کل جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ابو موسیٰ محمد فضل کریم بحروف انگریزی۔ گواہ شد ابو طاہر محمد شمس الضحیٰ برادر حقیقی۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۶۷۹ منکہ ابو طاہر محمد شمس الضحیٰ ولد قاری عبد الصمد صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن موضع جمبورہ ڈاکخانہ کھوائی ضلع ٹپرہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ موروثی جائیداد جو والد صاحب کی طرف سے ملی ہے۔ جو موضع چہار [illegible] ڈاکخانہ مسوہ میں ہے۔ زرعی زمین ایک کانی چار گنڈے ہے۔ قیمتی ۱۴۰/- روپے۔ اور خود پیدا کردہ زرعی زمین واقع جمبورہ میں ایک کانی ہے۔ جس کی قیمت ۱۷۰/- روپے اور خام مکان رہائشی قیمتی ۳۰۰/- روپے۔ اس کل جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد تیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: ابو طاہر محمد شمس الضحیٰ گواہ شد۔ ابو موسیٰ فضل کریم برادر حقیقی گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۶۸۰ منکہ علی اکبر احمدی ولد [illegible] میاں صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن موضع احمد پور ڈاکخانہ [illegible] ضلع [illegible] صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے تین بیگہ زرعی زمین مختلف قطعات و مختلف اقسام قیمتی ۱۰۰۰/- اور مکان رہائشی خام معہ باغیچہ وغیرہ قیمتی ۱۰۰/- میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد کم از کم [illegible] روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد

پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد علی اکبر معرفت عبدالمجید بارڈی والہ ۹۲ داتیج اسٹریٹ کھدر پور کلکتہ۔ گواہ شد محمد شجاعت انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ شیخ ممتاز ساز رنگ بحروف نبگلہ۔

نمبر ۸۶۷۹ منکہ محمد افضل حسین ولد منشی سلیمان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ زمینداری عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن موضع درگا رام پور ڈاکخانہ کرشنا نگر ضلع ندیہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ⅝⁄ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اڑھائی کانی اراضی زمین ہے۔ قیمتی ڈیڑھ ہزار روپیہ ایک مکان خام میں میرا حصہ سو روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد افضل حسین موصی۔ گواہ شد گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد قاضی محرم علی ساکن نشانی

نمبر ۸۶۸۱ منکہ ابوالبشر محمد ایوب بی اے ولد مولوی عظیم الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع بیر پا کس شاڈاکخانہ حسین پور ضلع میمن سنگھ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ⅝⁄ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد اس وقت نہیں ہے۔ میں رینج انسپکٹر ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ آف بنگال کے عہدہ پر ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمد -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ابوالبشر محمد ایوب بی اے۔ گواہ شد۔ عبدالمالک سکرٹری مال۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر

نمبر ۸۶۸۰ منکہ ابوعیسیٰ محمد نبیل الرحیم ولد قاری عبداللہ صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن جمبورہ ڈاکخانہ کدائی ضلع نبیرہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ⅝⁄ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ موروثی جائیداد جو والد صاحب کی طرف سے ملی ہے۔ موضع پر پار جدید اکانہ سوہ ضلع میمن سنگھ میں ایک کانی چار گنڈا ہے۔ قیمتی -/۴۰ روپے۔ خود پیدا کردہ زرعی زمین واقعہ موضع جمبورہ میں ایک کانی ہے۔ قیمتی -/۶۰ روپیہ خام مکان رہائشی قیمتی -/۳۰ روپے میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد -/۳۰ روپے اندازاً ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد ابوعیسیٰ نبیل الرحیم موصی گواہ شد:۔ ابوموسیٰ فضل کریم برادر حقیقی گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

183

نمبر خریداری

کے بغیر دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ (مینیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی کی زبردست خواہش

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع۔ حضور ایدہ اللہ کے **ملفوظات۔ خطبات۔ ارشادات اور تازہ رویاء وکشوف والہامات** بلاناغہ پہنچتے رہیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ جن خریداران الفضل کے نام وی پی بھیجے جا رہے ہیں وہ انہیں وصول فرمالیں۔ ورنہ **اخبار بند ہو جائے گا۔ اور وہ اس روحانی فائدہ سے محروم ہو جائیں گے۔**

دفتر کو جو مالی نقصان ہوگا وہ اس سے علاوہ ہے

(مینیجر)

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت ٹکیہ فی قرص ۔۔۔ بچاس قرص ۲/۱۲ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

باجازت امور عامہ

ضرورت رشتہ

ایک ڈاکٹر ایل ایم ایس سالیف برسرکار نوجوان بعمر ستائیس سالہ کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی نوجوان تعلیم یافتہ ہونی چاہیے نوٹ:۔ پہلی بیوی موجود ہے۔ کوئی اولاد نہیں ہے۔ جملہ خط وکتابت

م۔ ع

معرفت مینیجر اخبار "الفضل" کی جائے

اکسیر بصر

پیدائشی نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا متواتر استعمال نظر کو قائم کر کے عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ قیمت ۲/۸ تولہ علاوہ محصول وغیرہ

حمیدیہ فارمیسی قادیان

اعلان عام

مکانوں اور کوٹھیوں کی نئی تعمیر کے لئے ۔۔۔ پرانی عمارتوں میں تغیر وتبدل کے لئے
ڈیزائن نقشے اور اسٹیمیٹ بنوانے کے لئے ۔۔۔ عمدہ اور ارزاں سامان عمارتی بہم پہنچانے کے لئے
اعلیٰ درجہ کے پائیدار سامان بجلی کے لئے ۔۔۔ بجلی کے پنکھے، موٹریں اور دیگر مرمتوں کے لئے
موبل آئل۔ گریس۔ راب وغیرہ خریدنے کے لئے ۔۔۔ چھوٹے چھوٹے ہوادار مکان بنوانے کے لئے
جائیدادوں کی خرید وفروخت کے لئے ۔۔۔ اور **سیمنٹ** حاصل کرنے کے لئے

قادیان کی پرانی ایجنسی

جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات حاصل کریں

(مینیجر)

شکریہ احباب

میری بیماری کے ایام میں **طبیہ عجائب گھر** کے قدردانوں کی طرف سے بلا مبالغہ سینکڑوں ایسے خطوط موصول ہوئے۔ جن میں میری صحت یابی کے لئے دعاء۔ اور **عجائب گھر کے مرکبات** کی فرمائش تھی۔ مگر افسوس ہے بوجہ بیماری تعمیل ارشاد نہ کر سکا ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ اب انشاء اللہ حتی الوسع ان کی **فرمائشوں کی تعمیل** ہوتی رہیگی

حکیم عبدالعزیز خان حکیم حاذق مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۷ر اکتوبر۔ مسٹر فضل مجسٹریٹ درجہ اول نے ان ۲۰ احرار کے خلاف فرد جرم لگا دیا ہے۔ جنہوں نے جماعت احمدیہ لاہور کے جلسہ سیرت النبیؐ میں جو وائی ایم۔ سی ہال میں منعقد ہوا تھا۔ گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ اور حملہ آور ہوئے تھے۔

لنڈن ۷ر اکتوبر۔ برطانیہ میں آج سے پہلا گرینوچ ٹائم بحال کر دیا گیا ہے۔

شملہ ۷ر اکتوبر۔ شملہ میں پنجاب سول سیکرٹریٹ بند ہو گیا ہے۔ اب ۱۷ر اکتوبر سے لاہور میں کھلے گا۔

لاہور ۷ر اکتوبر۔ سر فیروز خاں نون کوئٹہ میں مسٹر جناح سے ملاقات کے بعد لاہور پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۷ر اکتوبر۔ پارلیمنٹ کا اجلاس اگلے ہفتہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ اور مشرق بعید کے معاملات کے متعلق بہت سے سوالات پارلیمنٹ کی میز پر آچکے ہیں۔ مگر ہندوستان کا کوئی ذکر نہیں۔

لاہور ۷ر اکتوبر۔ الیکشن کمشنر پنجاب نے مختلف ریٹرننگ افسروں کو ہدایت روانہ کی ہے۔ کہ فلاں فلاں اشخاص کا اطلاق سیریل نمبر پر درست ہے۔ وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی اطلاع کے مطابق خارج سمجھے جاتے تھے۔ ایسے تمام اشخاص کی تعداد ۲۹ ہے۔ جس میں لاہور کے مسٹر کے۔ ایل گابا۔ ان کی اہلیہ صاحبہ اور ضلع حصار کے رائے بہادر پنڈت سری دت کے نام قابل ذکر ہیں۔

ٹوکیو ۷ر اکتوبر۔ جاپانی کیبنٹ کے مستعفی ہونے کے بعد بیرن شدی ہارا کو جاپان کا وزیراعظم مقرر کیا گیا ہے۔

بیونس آئرس ۷ر اکتوبر۔ ارجنٹائن کے وزیراعظم کے حامیوں اور طلباء کے درمیان فسادات کے نتیجہ میں تین ہزار طلباء گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ دو ہزار مزید طلباء ابھی تک پولیس کے ہاتھ نہیں پڑے۔

لاہور ۷ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آنریبل سر سلطان احمد انفارمیشن ممبر کو ایوان والیان ریاست کا قانونی مشیر بننے کی پیشکش کی گئی ہے۔

لاہور ۷ر اکتوبر۔ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی میں میاں افتخار الدین صاحب کی جگہ مولوی داؤد صاحب غزنوی کو صدر کانگرس بنایا گیا ہے۔

لنڈن ۷ر اکتوبر۔ وزرائے خارجہ کی کونسل کی ناکامی کے بعد یہ یقین زیادہ پختہ ہو گیا ہے۔ کہ کانفرنس کے بعد برطانیہ اور روس کے تعلقات پہلے سے بھی خراب ہو گئے ہیں۔ انتخابات کے وقت انگلستان میں جو یہ امیدیں قائم ہو گئی تھیں۔ کہ لیبر پارٹی کی کامیابی کی صورت میں برطانیہ اور روس کے تعلقات نہایت گہرے ہو جائینگے۔ وہ سب دھری کی دھری رہ گئیں۔

لاہور ۷ر اکتوبر۔ امید ہے۔ کہ اب آئندہ کپڑے کی پوزیشن بہتر ہو جائیگی۔ فوجی ضرورت کے لئے اب کپڑے کی مانگ کم ہو رہی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ سے کپڑے کی درآمد روبہ اصلاح ہو جائے گی۔ اور جونہی ہندوستان میں مزید مشینری آگئی۔ ہندوستان میں کپڑے کی تیاری میں بہت اضافہ ہو جائیگا۔

بمبئی ۷ر اکتوبر۔ کئی لاکھ گز سوتی و اونی کپڑا عنقریب ہندوستان پہنچنے والا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ درآمد برطانیہ میں حیدری مشنوں کے آرڈروں کا نتیجہ ہے۔

واشنگٹن ۷ر اکتوبر۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے بتایا۔ کہ فلپائن کو از سر نو آباد کرنے کی تدابیر اختیار کرنے کے بعد وہ اپنے سابقہ اعلان کے مطابق ۴ر جولائی ۱۹۴۶ء کو فلپائن کی آزادی کا اعلان کر دیں گے۔

نئی دہلی ۷ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مئی ۱۹۴۵ء سے لیکر ستمبر ۱۹۴۵ء تک دوسرے ملکوں سے تین لاکھ ٹن گیہوں ہندوستان پہنچا۔

واشنگٹن ۷ر اکتوبر۔ اوکی ناوا سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق وہاں ایک شخص نے اپنی چھاتی پر بائیں طرف گولی مارنے کے بعد زندہ رہ کر ڈاکٹروں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اس شخص کا ایکسرے لیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس کا دل بائیں طرف کی بجائے دائیں طرف ہے۔

لنڈن ۷ر اکتوبر۔ ڈیوک آف ونڈسر سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم تخت سے دستبرداری کے بعد کل پہلی مرتبہ لنڈن پہنچے۔ آپ ۹ سال کے بعد واپس انگلستان آئے ہیں۔

بیت المقدس ۷ر اکتوبر۔ ایک مکان کی کھدائی پر زمین سے زمانہ قدیم کے اہم تاریخی نوشتے برآمد ہوئے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے ایک تحریر ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کے واقعہ کا عینی شاہد تھا۔ ڈیلی ہیرالڈ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ یہ نوشتہ حضرت مسیح کو صلیب دیئے جانے کے بعد چند ہفتوں کے اندر اندر لکھا گیا تھا۔ اور دوسرا نوشتہ حضرت مسیح کی وفات کے ایک صدی بعد کا ہے۔ یہ نوشتے واضح یونانی زبان میں لکھے ہوئے ہیں۔ جو غلافوں میں لپٹے ہوئے بیت المقدس سے باہر بیتھنیم کے راستے میں زمین سے برآمد ہوئے ہیں۔ ان نوشتوں کی جانچ پڑتال ہیبریو یونیورسٹی کے پروفیسر سکینک کی نگرانی میں کی جا رہی ہے۔ اہم انکشافات کی توقع ہے۔

ٹوکیو ۷ر اکتوبر۔ جاپان کی آئندہ حکومت کے متعلق جنرل میکارتھر کی پالیسی یہ ہے۔ کہ ایسی بنیادوں پر استوار ہو۔ جس کی رو سے تمام پارٹیوں کو مکمل آزادی حاصل ہو۔ اور انہیں ہر طرح سے اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی ہو۔

بٹاویہ ۷ر اکتوبر۔ اگلے ہفتہ میں اہالیان شہر کو سخت کال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہاں چاول کی سخت کمی ہے۔ اور گوشت کی کمی کے اثرات رونما ہو رہے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ خوردنی اجناس صرف ایک ہفتہ تک کام آسکیں گی۔ یورپین لوگوں کے لئے ایک ماہ کا سٹاک کر لیا گیا ہے۔ قحط کی اصلی وجہ یہ ہے۔ کہ جاپانیوں نے ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار ٹن چاول بطور تاوان جاوا سے فراہم کیا تھا۔ جسے کسی جگہ چھپا رکھا ہے۔ دوسرے ٹرانسپورٹ کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ اجناس نہیں پہنچ سکتیں۔ دریں حالات شدید قحط کے اثرات یقینی ہیں۔

پشاور ۷ر اکتوبر۔ پشاور سٹی کانگرس نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ برطانیہ اور امریکہ کو فلسطین میں یہودیوں کی مداخلت بیجا کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ اور وہ وعدے جو ہندوستان سے اس بارے میں کئے ہیں۔ انہیں پس پشت نہ ڈالا جائے۔

سنگاپور ۷ر اکتوبر۔ ۱۴ ویں کور کو توڑ دیا گیا ہے۔ یہ وہ کور ہے۔ جس نے ملایا اور برما میں کارہائے نمایاں دکھائے تھے۔ اور امپھال میں جاپان کو شکست دے کر رنگون میں داخل ہو گئی تھی۔ اس کے کمانڈر جنرل فرمنگ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں آپ لوگوں کے ان کارناموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جن کا ان چند سالوں میں دنیا نے مشاہدہ کیا ہے۔ اور آپ بھی وہ خوش قسمت اور بہادر نوجوان ہیں۔ جو شاندار کامیابی کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔

ٹوکیو ۷ر اکتوبر۔ اعلیٰ اتحادی کمان نے جاپانی حکومت کو حکم دیا ہے۔ کہ کیمیکل اور انڈسٹریل سٹاک کے بارے میں پوری پوری رپورٹ پیش کی جائے۔

ٹوکیو ۷ر اکتوبر۔ جاپانی وزارت نے حکم دیا ہے۔ کہ سب سیاسی قیدی چھوڑ دیئے جائیں۔ اور جاپانی پولیس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ یہ حکم جنرل میکارتھر کے اس حکم کی تعمیل میں ہے۔ جو چند روز ہوئے آپ نے دیا تھا۔

ٹوکیو ۷ر اکتوبر۔ جاپان کی نئی وزارت کے ممبروں کے انتخاب کا کام بیرن شیڈی ہارا نے شروع کر دیا ہے۔ کل اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے نئے وزیراعظم نے بتایا۔ کہ میری گورنمنٹ اتحادی حکمرانوں کے ساتھ پورا پورا اتحاد کرے گی اور لبرل ہو گی۔ جس میں ہر پارٹی کو مکمل آزادی دی جائیگی۔

حیفا ۷ر اکتوبر۔ جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا سر چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے نمائندگان جرائد کو بتایا۔ کہ مجھے امید ہے۔ کہ برطانیہ اعراب فلسطین کے متعلق واضح اور ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرے گا۔ آپ نے عرب پارٹی کو دعوت دی۔ کہ وہ اپنا ایک ڈیلیگیشن ہندوستان بھیجے۔

لاہور ۷ر اکتوبر۔ مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق ’’ویر بھارت‘‘ اور ’’پربھات‘‘ میں ڈلہوزی کے ایک کانگرسی کی تقریر شائع ہوئی تھی۔ جس میں ان پر الزام لگایا گیا تھا۔ کہ آپ نے سر فضل حسین مرحوم سے پچیس ہزار روپیہ لیکر مجلس احرار کو تباہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مولوی ظفر علی صاحب نے خواجہ ضیاء الدین ایڈووکیٹ کو ’’پربھات‘‘ اور ’’ویر بھارت‘‘ کے ناشران اور مدیران سے ازالہ حیثیت عرفی کی پاداش میں پچیس پچیس ہزار روپیہ کا نوٹس دینے کا اختیار دیا ہے۔ چنانچہ نوٹس دیا گیا ہے۔ ان کے خلاف فوجداری اور دیوانی عدالتوں میں مقدمات چلائے جائینگے۔